احمد آباد میں لُون ساور ڑے کے لوگوں نے دو نو مہا آتماؤں کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ اور شاندار جلوس کے ساتھ شہر میں لے گئے۔ لیکن جب جلوس شہر کے اندر جوہری باڑہ میں داخل ہُوا۔ تو سیٹھ لال بھائی جی کی ماتا گنگا بہن کے اصرار پر آپ کو اُجم بائی کی دھرمشالہ میں اُترنا اور قیام فرمانا پڑا۔ باقی جلوس چل کر دُوسرے مُنی مہاراج کو لئے دُوسرے اُپاشرہ میں داخل ہُوا۔

اس دھرمشالہ میں چند یوم قیام فرما کر آپ نے چلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن سب عقیدتمندوں اور خاص کر آچاریہ کملمنی شری ہنس وجے جی مہاراج کے زور دینے پر آپ چوماسہ کرنے کے لئے وہیں ٹھہر گئے۔ اور اِس چوماسہ کی یادگار میں آخری تیرتھنکر بھگوان شری مہاویر سوامی جی کی پنج کلیانک پوجا بنائی۔ یہ چوماسہ اِس لحاظ سے بھی یادگار رہے گا۔ کہ شری ہنس وجے جی مہاراج۔ جنہیں بڑودہ پیدا ہونے کا ہی فخر حاصل تھا۔ آپ کے ساتھ ایک ہی شہر میں چوماسہ کر رہے تھے۔ چنانچہ یہ شاندار اور تاریخی بتیسواں چوماسہ آپ نے سمت ۱۹۷۵ بکرمی میں احمد آباد میں کیا۔

چوماسہ ختم ہونے پر آپ شری جی پیدل یاترا کرتے نڈیڈا -
جہوسانہ - وسن نگر ہوتے ہوئے تعلیم اور اہنسا کا پرچار کرتے پاٹن والوں
کے اصرار پر پاٹن تشریف لائے - اور پانچ یوم وہاں رہ کر اُنہیں
اُپدیش امرت سے نئی زندگی بخشتے دیہات و قصبات میں تعلیم
کا شوق پیدا کرتے پالن پور تشریف لائے - جہاں بڑی دھوم دھام
سے آپ شری جی کا استقبال کیا گیا - وہاں آپ شری جی کے
دستِ مبارک سے آچاریہ سری سوم سُندر سُوری جی - جگت
گورو شری ہیر وجے سُوری جی - اور آچاریہ شری وجیا نند
سُوری مہاراج کی مورتیوں کی پرتشٹھا کی گئی -

ایک بورڈنگ ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا - جس کا نام
پالن پور جین ودیالہ رکھا گیا - ایسے نیک کرنے کے بعد آپ
نے ترنگا جی کنبھاریا جی - آبو - اچل گڑھ کی یاترا کر کے
روہیڑا کے راستہ لوٹا تھا - نا ندیہ ہوتے ہوئے یا من واڑ
میں شری مہاویر جی کی یاترا کی - اور اُپدیش دیتے پنڈواڑے
پہنچے - وہاں کے لوگوں کا آپس میں بہت دیر سے تنازعہ چلا

آ رہا تھا - اُسے دُور کر کے اور اُپدیش دے کر وہاں سے روانہ ہُوئے -

آپ بیجاپور کے راستہ شری مہادیو جی کی قدم بوسی کر کے بیجاپور کو جا رہے تھے - کہ راستہ میں بھیلوں نے آپ کو اور سب ہمراہیوں کو جن میں ایک سپاہی بھی تھا - لُوٹ لیا - بلکہ سپاہی کو زخمی بھی کر دیا - آپ نے بڑی شانتی سے سب کپڑے کتابیں اور دیگر سامان اُن کے حوالہ کر دیا - اور سردی میں آپ ٹھٹھر گئے - بیجاپور پہونچے -

وہاں سے کپڑے وغیرہ حاصل کئے - آپ کے اِس واقعہ نے ہندوستان بھر میں تہلکہ مچا دیا - اور ہر جگہ ریزولیوشن پاس کر کے ریاست کے حکمران کو تاریں دی گئیں - اور اُن کا نتیجہ یہ ہُوا - کہ چوروں اور لیٹروں کو قرار واقعی سزا دی گئی -

بیجاپور والوں کی دھڑے بندی کو دُور کیا جس سے وہ آرام سے رہنے لگے -

پندرہ روز قیام کے بعد آپ سیواڑی - رمگر - لوناوا کے

راستہ بالی پہنچے۔ اور چند یوم قیام فرمانے کے بعد صرف ایک یوم کے لئے ساوڑی تشریف لے گئے۔ لیکن وہاں جاکر لوگوں کا رجحان دیکھ کر آپ کو وہاں ٹھیرنا پڑا۔ اور آپنی حسب عادت تعلیم کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ ایک وویالہ کے لئے اکٹھا کر لیا۔ جب اتنا جوشش ظہور رہو۔ تو قدرتی طور پر دل پر اثر کرتا ہے۔ چنانچہ آپ نے چوماسہ وہیں کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اور دورانِ قیام میں آپ نے چند معززین کے ہمراہ گرمی کی شدت کے باوجود دیہات میں دورہ کیا۔ اور جہاں سورج نے اپنی تیزی دکھانے میں اور آپ کو تکلیف دینے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ وہاں آپ نے بھی اُسی تیزی اور برق رفتاری سے قریباً اڑھائی لاکھ کی حیران کُن رقم وویالہ کے لئے جمع کر لی۔

آپ کے صلاح و مشورہ بلکہ ایماء پر ساوڑی میں آل انڈیا جین کانفرنس بُلائی گئی۔ جو لالہ دولت رام فرزندِ ارجمند لالہ گوجرمل جی ناہر رئیس ہوشیار پور کی صدارت میں ہوئی۔

جس میں اور معززین کے علاوہ آپ شری جی نے مندرجہ ذیل مضامین پر خاص لیکچر دیئے۔

(۱) کانفرنس کی ضرورت کیا تھی؟

(2)۔ سیر اوچار اور اوھیدکار۔

(3)۔ آتما ہی پرماتما ہے۔

(۴)۔ مہاجن ڈاکو مت بنو۔

(5)۔ تعلیم کی کمی دُور کرنا۔

اسی طرح سمت ۱۹۷۹ بکرمی کا تینتسواں چوماسہ ساوڑی میں کرکے آپ بالی تشریف لے آئے۔ اور ماگھ بدی ۲ کو بالی کے رہنے والے کپورچند اور گلاب چند جی کو دیکشا دی۔ جن کے نام دیویندر وجے جی اور اُپیندر وجے جی رکھے گئے۔

یہاں سے آپ متذکرہ کانفرنس ساوڑی میں شامل ہوئے۔ کانفرنس کے اختتام پر شوگنج کے ایک سیٹھ نے عرض کیا۔ کہ مہاراج! میں شری کیسریا جی کا سنگ نکالنا چاہتا ہوں۔ بہت کچھ ردّوکد کے بعد آپ شوگنج تشریف لائے۔

اُسی دن آپ شری جی کی کرپا سے سیٹھ کو کئی ہزار منافع کا تار ملا۔ جسے فراخدلی سے سیٹھ نے آپ کے حسب منشاء دان کرنے کا اقرار کیا۔

بھاگن بدی ۲ کو وہاں کے جین پاٹھشالہ میں آپ کو ایڈریس دیا گیا۔ اس کے جواب میں آپ کا دیا گیا لیکچر خاص اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن افسوس! بوجہ طوالت یہاں پر درج نہیں کیا جا سکتا۔

بھاگن بدی ۱۱ کو دھوم دھام سے جین دھرم کے نعرے لگاتا یاترا سنگھ شو گنج سے روانہ ہوکر پیروا۔ ساوڑی۔ پالی۔ بے ناورہ۔ راٹھا رے۔ رونق پور ہوتا ہوا دلیوری جیل واڑہ گڑھ بیر۔ پرالی۔ کھلواڑے۔ راج نگر۔ ناتھ دوارہ میں قیام کرتا رہا۔ واڑہ سے اک لنگ جی میں شانت ناتھ بھگوان کے درشن کرتا ہوا اُدے پور کے راستے چیت شدی ۱۰ سمت ۱۹۷۷ کو کیسریا جی پہنچا۔ اور یاترا کر کے جنم سپھل کیا۔ آپ نے وہاں شری آدیشور جی کی پوجا بنائی۔ جو اُسی جگہ سیٹھ بھوگی لال

تاراچند آف احمد آباد کے خرچ سے پڑھائی گئی۔

چند یوم قیام کرنے کے بعد آپ واپسی میں اُسی راستہ سے شو گنج
پہنچے۔ اور بیڑ کا تیر جانے کا ارادہ رکھتے ہوئے بوما دا۔ دانکلی۔
اور تخت گڑھ ہوتے ہوئے پالی پہنچے۔ چند یوم تک وہاں قیام
فرمایا۔ اور جادن پہنچے۔ آگے جانے کا خیال تھا۔ لیکن رات
کے وقت اتنی بارش ہوئی کہ راستے بند ہو گئے۔ لہٰذا واپس
آنا پڑا۔ اور آپ نے واپس پالی سے ہو کر کھرڈالہ میں قیام فرمایا
اور اپنا سمت ۱۹۷۷ سنہ بکرمی کا چوتیسواں چوماسہ کھرڈالہ میں ہی کیا۔
کھرڈالہ میں رہتے ہوئے آپ نے محسوس کیا۔ کہ لوگ
میری حد سے زیادہ عزت کرتے ہیں یہ ٹھیک نہیں۔ ہر ایک
چیز کی حد ہونی چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے جین سماج اور سادھو
منڈل کے نام ایک سرکلر جاری کیا۔ جس میں صاف طور پر لکھا
گیا۔ کہ آئندہ کوئی مُنی مہاراج یا بھگت مجھے مُنی کے سوائے
لمبے چوڑے القاب سے خطاب نہ کرے۔ کیونکہ میں اِس
لائق نہیں۔

واہ کتنا ہے؟

اے مہان آتما! اے دُنیا کی پاک دیوتر رُوح۔ اِس ناپاک دُنیا پر آپ جیسے دیوتاؤں کا ظہور ہماری عین خوش قسمتی ہے۔ مُبارک ہیں وُہ لوگ۔ جو آپ کی تعلیم سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اور جو آپ شری جی کی قدمبوسی کرتے ہیں۔

یقیناً آئندہ آنے والی جین اور اجین نسلیں آپ شری جی کا نام فخر سے لیا کریں گی۔

کھنڈالہ سے چل کر ورکانہ۔ رانی۔ چانچوڑی۔ اندررکا۔ گُرا سے ہو کر کھانڈ میں ایک پاٹھ شالہ کا اجراء کرتے ہُوئے گُندریچ میں ایک سکُول جاری کیا۔ اِسی طرح اپنے تعلیمی شوق و پرچار کی دُھن میں کُلا۔ ڈنیڈی ہوتے پالی پہنچے۔ جہاں بڑی دُھوم دھام سے آپ کا خیر مقدم کیا گیا۔ آپ نے پچیس یوم تک وہاں رہ کر اپنے قیمتی خیالات سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔

اِس کے بعد حسب معمول روانہ ہو کر جادن۔ سوجت۔ ریلادس کے راستہ کاپر ڈاجی کی تیرتھ یاترا کی۔ وہاں میلہ پر آنے

والوں کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ اُن کے آرام کی خاطر وہاں ایک دھرمشالہ بنائی۔ اور پر اُپکاری جیتارن۔ بڑے گھاٹ۔ امرپورہ ہوتے ہوئے دریاور کی سرزمین کو پوتر کرتے چلے آئے۔ لوگوں نے دھوم دھام کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ اور جلوس کے ساتھ شہر میں لے گئے۔ آپ نے وہاں چند ایام ٹھہر کر اُپدیشوں کے ذریعے اُن کی نااتفاقی کو دُور کیا۔ اور بھاگن بُدی ایکم کو یہاں سے روانہ ہو کر کھروا پہنچے۔ ایک دو دن ٹھہر کر اجمیر کی راہ لی۔ جہاں بڑی دھوم دھام کے ساتھ آپ شری جی کا خیر مقدم کیا گیا۔ آپ نے ایک ہفتہ کے قریب یہاں قیام فرمایا۔ اور دورانِ قیام ایک پرائمری سکول کو ساٹھ ہزار روپیہ کی مدد دے کر مڈل کے درجہ تک ترقی دلوائی۔

اِس کے بعد کشنگڑھ جی۔ بھگوان پورہ ہوتے ہوئے لپامگن پدھارے۔ وہاں ڈھونڈیوں کے سب گھروں میں صرف ایک گھر لوجیرہ کا تھا۔ تاہم آپ نے وہاں اُپدیش دیا۔ جس کے اثر سے تین چار اور گھر آپ کی شرن میں آ گئے۔ اور ایسے ایسے

آتم کلیان کر کے آپ مختلف جگہوں میں اہنسا اور تعلیم کا پرچار کرتے
چوماسہ کرنے کے لیے بیکانیر تشریف لائے۔

چیت شدی ایکم سمت ۱۹۷۰ بکرمی کو آپ کو ہزارہا مرد و زن
جلوس کے ساتھ شہر میں لے گئے۔ اور چوراسی گچھ کے اُپاشرہ
میں آپ کا قیام ہوا۔

چوماسہ بڑے آنند اور شروع سے شروع ہوا۔ اور اس
کے ساتھ ہی بھگوتی سوتر (جین گرنتھ) کی کتھا بمعہ مطلب شروع
کر دی گئی۔ ایسے مشکل گرنتھ کے معانی آپ نے اس خوبی
سے عوام کے ذہن نشین کرائے۔ کہ تعریف کا یارا نہیں۔ اور
اس سے جہاں بیکانیر اور اردگرد اور دور دراز کے لوگ مستفید
ہوئے۔ وہاں ایک بنگالی مہاشے بھی۔ جو خود بہت بڑے عالم
تھے۔ اس قدر محظوظ ہوئے کہ آپ کی اور منڈل کی فوٹو کی
کاپیاں لے گئے۔ کہ بنگالی اخبارات میں یہ شائع کیے جاوینگے
اور اُنہوں نے ایسا کیا بھی۔

اس طرح لوگوں کو فیضیاب کر کے اور اُپدیش امرت پلاتے

آپ نے سمت ۱۹۷۰ کا پینتیسواں چوماسہ بیکانیر میں کیا - اور ماگھ بدی ۵ شام کے تین بجے بیکانیر والوں کو بیقرار چھوڑ کر اُدا سمر - سُوجان گڑھ - پڑہل - ہنُومان گڑھ میں تعلیم اور اہنسا کا زبردست پرچار کرتے آپ منڈی ڈبوالی میں تشریف لائے - یہاں تک بیکانیر کے عوام آپ کو الوداع کہنے آئے - اور بہ چشم پُرنم واپس ہُوئے -

---

تقدیر پنجاب

منڈی ڈبوالی میں ہی پنجاب بھر کے قریباً ۳۰۰ معززین آپ کی قدم بوسی کے لیے حاضر ہُوئے - یا یُوں کہیے - کہ وُہ پنجاب کی قسمت کو بیدار کرنے والے آفتاب کو عرض کرنے لگے - کہ جلدی گیان کی کرنوں سے ہمارے دلوں کی تاریکی کو دُور کیجئے - اِس موقعہ پر پنجاب کی سرزمین کو مُبارک سمجھتے ہوئے مُبارکباد

کے طور پر مترجم اظہار عقیدت میں ایک نظم پیش کرتا ہے :-

مُبارک ہے مرا پنجاب جو گورو دیو آتے ہیں
کہ جن کے چرنوں میں راجا و رانا سر جھکاتے ہیں
مُبارک آج کا دن ہے مُبارک سب ہیں پنجابی۔
کہ آپنی آنکھوں سے یہ پاک خاکِ پا لگاتے ہیں
تھے بسمل ہم ترے دیدار کو اے فخرِ دنیا تند
اٹھارہ سال سے ہم ہجر کے صدمے اُٹھاتے ہیں
شکر ہے آج کہ جی بھر کے تیری دید پائی ہے۔
اِسی باعث تو جامے میں نہیں پھُولے سماتے ہیں
ہے پایا جب سے درشن آپکے پُر نُور چہرہ کا
اُسی دم سے ہم اپنے میں نیا جیون سا پلتے ہیں
ہیں تیاگی۔ بال برہمچاری ہمارے رہبر قومی
سبق آہنسا پرمو دھرم کا سب کو سکھاتے ہیں.
ہے کرتی فخر بھارت ماتا آپ ایسے سپوتوں پر
جو پتوار قوم کی نیّا کنارے پر لگاتے ہیں

آپ نے سب پنجابی حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ گو میرا ارادہ پہلے انبالہ میں جانے کا ہے۔ لیکن آپ سب مل کر فیصلہ کر کے جہاں مجھے پہلے لے جانا چاہیں۔ میں طیار ہوں۔ سب نے اتفاق رائے سے ہوشیار پور کی صلاح دی۔ چنانچہ آپ اُن کے فیصلہ کے بموجب ڈبوالی سے پنجاب کی سرزمین کو پوتر کرتے دیہات و قصبات میں جین دھرم کی فضیلت بیان کرتے ٹھنڈہ پہنچے۔ قریباً بیس سال کی متواتر جُدائی کے بعد آپ شری جی کی آمد مبارک نے ہندو مسلم سکھ اصحاب کے دلوں میں ایک جوش سا پیدا کر دیا تھا۔ سب مِل کر آپ کی پیشوائی کے لئے حاضر ہوئے۔ اور شاندار جلوس کے ساتھ شہر میں لائے۔ جہاں چند یوم کے قیام میں آپ نے اُپدیشوں سے عوام میں زندگی پیدا کر دی۔ اور اس کے بعد حسب معمول روانہ ہو کر جیجو۔ کوٹ کپورہ۔ چانَدہ۔ تلونڈی ہوتے ہوئے زیرہ میں پہونچے۔ یہاں آپ کے شایانِ شان استقبال کیا گیا۔ آپ کے اُپدیشوں سے فیضیاب ہونے کے لئے بڑے بڑے افسران حاضر ہوئے۔ جیکہ اُن کو منہ مانگی مُراد ملی۔

ذیرہ سے روانہ ہو کر آپ سلطان پور لودھی۔ کپور تھلہ۔ کرتار پور۔ لالا پور۔ کھورد پور۔ نصر اللہ میں ہر خورد و کلاں کو درشنوں سے فیضیاب کرتے پھاگن شدی ۵ کے مبارک دن ہوشیار پور میں وارد ہوئے۔ پندرہ ہزار کے قریب مرد و زن نے آپ کے استقبال میں حصہ لیا۔ تین گھنٹے تک جلوس شہر میں گھومتا۔ اس دوران میں جین دھرم کی جے۔ دلبھ وجے سوامی کی جے۔ شری وجیا نند سوری کی جے۔ اور جین منڈلیوں کی خوش آوازنہ تانوں کے سوا اور کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ آخرکار آپ کو اُپاشرہ میں لے جایا گیا۔ جہاں لالہ دولت رام جی نے آپ پر موہروں کی بارش کی۔ اور ایک سو مہریں نذرانہ کے طور پر خدمت میں پیش کیں۔ چونکہ جین سادھو روپیہ پیسہ کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ اس لئے اُنہیں فوراً کسی فنڈ میں جمع کرا یا گیا۔

اس کے بعد متعدد ایڈریس دیئے گئے۔ جن کے جواب میں آپ کے فاضلانہ لیکچر بہت بڑی تعریف کے مستحق ہیں۔ انہی دنوں میں مہاویر جینتی بڑے جوش کے ساتھ منائی گئی۔ جس میں

کرگئے اُپدیشوں پنجاب بھر میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔

بہت دنوں تک ہوشیار پور میں قیام کے بعد آپ پھگواڑہ لدھیانہ ہوتے ہوئے اساڑھ بدی ۶ سمت ۱۹۷۸ بکرمی کے مبارک دن انبالہ شہر پہنچے۔ اور جلوس کے ساتھ شہر میں رونق افروز ہوئے۔

جب آپ اُپاشرہ میں قیام پذیر ہوگئے۔ تو لالہ گنگا رام جی نے ایک سو روپیہ اور دو دیگر اصحاب نے ۱۳۱ روپیہ دان کئے۔ جنہیں آپ کے حکم کے بموجب خلافت کمیٹی اور کانگرس کو اس شرط پر دان دیا گیا۔ کہ غربا کو کپڑا اور روٹی تقسیم کردی جاوے۔

کہاں ہیں وہ ہندو اور مسلمان معززین۔ جو ذرا ذرا سی بات پر مذہب کی آڑ لے کر بیگناہ لوگوں کے سر مولی گاجر کی طرح سے کٹوا دیتے ہیں۔ اور اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں۔ آئیں اور چشم بصیرت وا کریں۔ یہ ہے اصلی تیاگ اور فقیری۔ کہ آپ شری جی کے دل میں ہندو مسلمان ایک ہی وقعت رکھتے ہیں۔

اگر آپ صرف جین کو پیارا سمجھتے۔ تو یہ روپے خلافت کی بجائے کسی جین پاٹھشالہ دیئے جائے۔

آپ کے اُپدیش ہونے شروع ہوئے۔ اور اُن کے نتیجے کے طور پر انبالہ والوں کی آتمانند جین سبھا کی طرف سے اُن کے سالانہ اجلاس میں

I (۱) شدھ بنا چربی کا کپڑا شادی یا غمی پر استعمال کرنے۔
(۲) بنا چربی کا صابون استعمال کرنے۔
(۳) مندر میں پوجا کے وقت کیسر استعمال نہ کرنے۔
(۴) پوجا میں یا مندر میں اشدھ کھانڈ استعمال نہ کرنے کی پرتگیا کی گئی۔

II۔ جین مڈل سکول کو ہائی سکول بنا دیا گیا۔

III۔ کارتک شدی ۵ سمت ۱۹۷۹ بکرمی کو لالہ جگن ناتھ جی گوجرانوالہ کے ہاتھ سے ایک لائبریری کا افتتاح کرایا گیا۔

ان نیک کاموں کے علاوہ بہت سی دھارمک سرگرمیاں مثلاً پوجائیں۔ تپسیائیں۔ جن میں منی مہاراج ہرشی گن وجے جی

کی ۹۰ یوم کی برت دھاری تپسیا خاص طور پر تعریف کے قابل ہے ہوئیں اور اس طرح سمت ۱۹۷۹ بکرمی کا چھتیسواں چوماسہ آپ نے انبالہ میں کیا۔

اور انبالہ دیہات و قصبات میں سے ہوتے ہوئے ایک نیا جیون پیدا کرتے پٹیالہ پہنچے۔ آپ کے استقبال کے لئے ہندو مسلم سکھ اصحاب کے علاوہ بہت سے ستھانک واسی جین بھی حاضر ہوئے۔ آپ چند یوم اُپدیش وغیرہ دینے کے بعد سامانہ پہنچے۔ وہاں کے جین اور اجین میں کسی بناء پر مقدمہ چل رہا تھا۔ آپ نے اُس کا فیصلہ کرا دیا۔ اور ماگھ شدی سمت ۱۹۷۹ کو شری شانت ناتھ پربھو کی پرتشٹھا کی۔ اور سامانہ سے چل کر نابھ چلے آئے۔ وہاں آپ شری جی کو ستھانک واسیوں نے اپنے اُپاشرہ میں اُپدیش دینے کو عرض کیا۔ آپ قبول فرماتے ہوئے وہاں دس دن تک اُپدیش دیتے رہے۔ جن کو سُن کر ستھانک واسی عوام کے دل میں آپ کے لئے بہت شردھا پیدا ہو گئی۔

نابھ سے مالیر کوٹلہ پہنچے۔ جہاں آپ کے استقبال کے لئے بہت سی دیگر چیزوں کے علاوہ سٹیٹ کا سرکاری باجہ بھی

حاضر تھا۔ یہاں آپ کے اُپدیشوں سے بہُت سے آدمیوں نے گوشت اور شراب سے توبہ کی آپ کے موجُود ہونے کی وجہ سے مہاویر جینتی کا دِن بڑی دُھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں آپ نے اور شری للت وجے جی مہاراج نے اُپدیش دیئے۔ اور مالیر کوٹلہ سے لُدھیانہ ہوتے ہُوئے ہوشیار پور پہنچے۔ اور سمت ۱۹۸۰ بکرمی کا سینتیسواں ۳۷ چوماسہ ہوشیار پور میں کیا۔

اِس چوماسہ میں بہت سی دیگر مفید عام باتوں کے علاوہ وہاں شری آتمانند جین لائبریری قایم کی گئی۔

چوماسہ کے اختتام پر آپ نے کانگڑہ کی یاترا کی۔ اور واپسی پر ہوشیار پور ہوتے ہوئے میانی اُڑمڑ ٹانڈہ کے راستہ خنڈیالہ گُرُو کی نگری کو پوتر کرنے چلے آئے۔ وہاں آپ کے خیر مقدم کے لئے جلوس کے ہمراہ بینڈ باجہ بھی تھا۔ لیکن چونکہ آپ نے اپنے دِل میں عہد کر لیا تھا۔ کہ جب تک میری منو کامنا پُوری نہ ہو گی۔ میں کہیں بھی بینڈ باجہ کے ہمراہ جلوس میں شامِل نہیں ہُونگا۔ چنانچہ اِسی بات کے زیرِ اثر آپ نے باجہ کے

ہمراہ قصبہ میں جانے سے انکار کر دیا۔ گو اس انکار کی وجہ سے اہلِ قصبہ افسردہ سے ہو گئے۔ لیکن اس کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔ چنانچہ بڑی شانتی کے ساتھ یہ خاموش جلوس شہر میں داخل ہوا۔ چند یوم تک وہاں رہ کر اور شری مہاویر جینتی کے موقع پر فاضلانہ اُپدیش دے کر ہندو، مُسلم سکھ سب کے دلوں میں آپ کی عقیدت پیدا کرتے ہوئے امرتسر تشریف لائے۔ اور وہاں بھی بغیر کسی دُھوم دھام کے شہر میں داخل ہو گئے۔ اور چند ایام یہاں ٹھیرے۔ اِس اثناء میں گوجرانوالہ اور لاہور کے جین معززین آپ کو اپنے اپنے شہروں میں لانے کی عرض کرنے لگے۔ آپ نے گوجرانوالہ والوں کو جواب دیا۔ کہ پہلے آپنی پھُوٹ دُور کرو۔ پھر سب مل کر ہمیں کہنا۔ ہم گوجرانوالہ آجاویں گے۔ اور لاہور والوں کے ایماء پر امرتسر سے لاہور چلے آئے۔

لاہور میں آپ کا اتنا بڑا جلوس نکالا گیا۔ کہ اگر اُسے ہندوستان کا سب سے بڑا اور شاندار جلوس کہا جائے۔ تو مُبالغہ نہ ہوگا۔ بڑی دُھوم دھام کے ساتھ آپ کا اُپاشرہ میں

قیام ہُوا ۔ اور اُپاشرہ کے پاس ہی راجہ دھیان سنگھ کی حویلی میں آپ کے اُپدیشوں کے لئے منڈپ بنایا گیا ۔ جو آپ ہی نظیر آپ ہی تھا ۔ اور آپ نے سمت ۱۹۸۱ کا اٹھتیسواں چوماسہ لاہور میں ہی کیا ۔ آپ کے پہلے اُپدیشوں کی وجہ سے یہاں ایک دیو مندر بنوایا گیا تھا ۔ جو آپ کے آنے کے وقت ہی مکمّل ہُوا تھا ۔ اُس میں شری بھگوان وِیتراگ دیوجی شانتی ناتھ بھگوان کی پرماتما کی پرتشٹھا آپ کے مُبارک ہاتھوں سے ماگھ شدی ۵ سمت ۱۹۸۱ آتی شان کے ساتھ کی گئی ۔ کہ صرف پنجابیوں کا ہی کام تھا ۔

پرتشٹھا کے مُبارک کام شروع ہونے سے پہلے معززین اور جین منڈل کی رائے سے آپ کو آچاریہ پدی دینے کی تیاری کر دی گئی ۔

آچاریہ پدوی

جب سب انتظام مکمّل ہو چُکا ۔ تو بہُت سے معززین جن میں